احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

پیر 10 ستمبر 2012ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 10 ستمبر 2012ء 22 شوال 1433 ہجری 10 تبوک 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 210

خدمت خلق کا عالمی منشور

تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ (آل عمران: 111)

اخلاق عالیہ صحابہ کرام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عمرؓ نے اپنے عہد مبارک میں ہر جگہ مسافر خانے اور یتیم خانے بنوائے۔ غربا، مساکین اور مجبور ولاچار آدمیوں کے روزینے مقرر کر دیئے تھے اور ذمیوں اور کافروں کے ساتھ جس رحم دلی اور لطف و احسان کا سلوک کیا وہ آج کے حکمرانوں کے لئے بھی قابل تقلید ہے۔ زندگی کے آخری لمحات تک ذمیوں کا خیال رہا۔ وفات کے وقت وصیت میں بھی ان کے حقوق پر خاص زور دیا۔

(بخاری کتاب فضائل الصحابہ باب قصة البیعة والا تفاق)

ایک دفعہ حضرت امیر معاویہ سے حضرت ابو مریمؓ ازدی نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو مسلمانوں کا والی اور حکمران بنائے اور وہ ان کی ضرورتوں اور حاجتوں سے آنکھ بند کر کے پردہ میں بیٹھ جائے تو خدا بھی قیامت کے دن اس کی حاجتوں کے سامنے پردہ ڈال دے گا۔ اس فرمان رسولؐ کا حضرت امیر معاویہؓ پر اتنا اثر ہوا کہ آپ نے لوگوں کی حاجت برداری اور ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک مستقل آدمی مقرر کر دیا۔

(ابوداؤد کتاب الخراج والامارة باب فیما یلزم الامام من امرالرعیة)

صحابہ کرامؓ انسانیت کا اس قدر درد رکھنے والے تھے کہ وہ کوشش کرتے کہ کمزوروں کے حالات سے نہ صرف آگاہ ہوں بلکہ ان کی مدد واستعانت بھی کریں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس قدر مسکین نواز تھے کہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک کسی مسکین کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک نہ کر لیں۔

(بخاری کتاب الاطعمہ باب المومن یاکل فی معیً واحد)

حضرت جعفرؓ اصحاب صفہ کے ساتھ خاص لطف و مدارت سے پیش آتے۔ ان کے ساتھ اٹھتے، بیٹھتے، ان کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں جب مجھے بھوک ستاتی تو میں لوگوں سے ان آیات کا مطلب پوچھتا جن میں یہ ذکر ہے کہ مساکین اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ جب بھی حضرت جعفرؓ سے پوچھنے کا اتفاق ہوتا وہ پہلے اپنے گھر لے جا کر کھانا کھلاتے۔ پھر کوئی اور بات کرتے اور حضرت جعفر مسکین لوگوں سے محبت کرتے تھے ان کے ساتھ بیٹھتے ان سے گفتگو کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام ہی ابوالمساکین رکھا ہوا تھا۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب جعفر بن ابی طالبؓ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ مقام جحفہ میں ٹھہرے اور آپ بیمار تھے۔ آپ نے فرمایا میرا مچھلی کھانے کو جی چاہتا ہے لوگوں نے آپ کے لئے مچھلیاں تلاش کیں۔ بڑی تلاش کے بعد صرف ایک مچھلی ملی۔ اس مچھلی کو ان کی بیوی صفیہ بنت ابوعبید نے لیا اور تیار کیا۔ اسے ان کے سامنے پیش کیا گیا اتنے میں ایک مسکین آیا اور آپ کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اس مسکین سے حضرت ابن عمرؓ نے کہا۔ یہ مچھلی لے لو۔ گھر والوں نے کہا آپ نے تو ہمیں اس کی تلاش میں تھکا دیا۔ ہمارے پاس اور کھانے پینے کا سامان ہے ہم اسے دے دیں گے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا عبداللہ تو اسی کو محبوب رکھتا ہے اور وہ مچھلی اس مسکین کو دے دی۔

(حیاة صحابہ جلد4 ص176)

داخلہ عائشہ دینیات کلاس

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ادارہ مورخہ 2 ستمبر 2012ء سے کھل چکا ہے۔ دینیات کلاس میں داخلہ برائے فرسٹ سمیسٹر شروع ہے اور 15 ستمبر 2012ء تک جاری رہے گا۔ درخواستیں سادہ کاغذ پر بنام پرنسپل بھجوائیں۔ داخلہ کیلئے کم از کم معیار میٹرک ہے۔ ایف اے اور بی اے پاس بچیاں اور خواتین بھی دینی و علمی ترقی کیلئے داخل ہو کر استفادہ کر سکتی ہیں۔ عمر کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ شادی شدہ خواتین بھی داخلہ لے سکتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ خواتین اور بچیاں داخل ہو کر مستفید ہوں۔ تمام درخواستیں عائشہ دینیات 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ میں بھجوائیں۔ (پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

نمایاں کامیابی

مکرم ملک منور احمد طاہر صاحب ورجینیا امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھانجے ھبة اللہ ابن مکرم برکت اللہ صاحب نے کوسمو پولیٹن گرائمر سکول کراچی سے کراچی بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں 91% یعنی 850 میں سے 774 نمبر حاصل کر کے سکول کی 25 سالہ تاریخ میں نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ K.G سے مڈل تک پہلی پوزیشن حاصل کرتا رہا ہے۔ موصوف مکرم عنایت اللہ خالد صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم محمد سعد صاحب مرحوم معلم اصلاح وارشاد کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیک اور خادم دین بنائے، ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور نمایاں کامیابیاں عطا کرے۔ آمین

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

"علامات المقربین"

تذکرۃ الشہادتین میں یہ تیسرا عربی مضمون علامات المقربین یعنی خدائے کریم کا قرب پانے والے لوگوں کی نشانیاں ہے جو روحانی خزائن جلد 20 کے صفحہ 101 تا 125 کل پچیس صفحات پہ مشتمل ہے۔ جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے اس میں حضرت مسیح موعود نے خدا کا قرب پانے والے لوگوں کی نشانیوں کا ذکر کیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ مقربین ایک ایسی قوم ہے جس کی روح کی بشاشت کی حفاظت خود خدا کرتا ہے اور وہ جامد یا کند ذہن نہیں ہوتے۔ ان کے سینے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان کی پشت پناہی کی جاتی ہے اور ان کے نور کو روشن کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیتے ہیں اور اس کی راہ میں تکلیف اٹھانے سے نہیں ڈرتے خواہ ان کی جبل جان کو کاٹ دیا جائے اور رب العالمین کی خاطر وہ موت کے گھاٹ سے پانی پیتے ہیں اور ان کے شیر شیریں سے مخلوق کی تربیت کی جاتی ہے اور ان کے فیض سے دلوں کو مضبوط کیا جاتا ہے۔

فرمایا کہ "ان لوگوں کو خدا اس طرح مخفی رکھتا ہے جس طرح وہ اپنی ذات کو اور ان پر اپنے نور کی لہریں ڈالتا ہے۔ وہ مخفی ہونے کے باوجود اپنی نشانیوں، پیشانیوں سے پہچانے جاتے ہیں۔ خدا کا نور ان کے چہروں سے عیاں ہوتا اور ان کے حسن و جمال سے چھلک رہا ہوتا ہے اور ان کی ایک چمک ہوتی ہے جو بدظنی کرنے والوں احمقوں کو رسوا کر رہی ہوتی ہے اور دشمن اپنی بدبختی سے ان پر بدظنی کرتے ہیں اور اپنی بدگمانیوں میں محق نہیں ہوتے۔" فرمایا کہ "خدا کے یہ ولی دنیاوی زندگی میں فراوانی کو پسند نہیں کرتے بلکہ وہ خدا کی خاطر فقر کو ترجیح دیتے ہیں اور اپنے نفسوں کو پاک کرتے اور غسل دیتے ہیں۔ اس دنیا کے مصائب کو قبول کرتے اور آخرت کی تباہیوں سے ڈرتے ہیں اور اس کی خاطر تمام مجاہدات کرتے ہیں اور ہر تنگی و ترشی انہیں معرفت میں بڑھاتی چلی جاتی ہے۔"

اور "یہ لوگ دعا کے لئے سستی کے ساتھ کھڑے نہیں ہوتے بلکہ اپنی دعاؤں میں ایک موت اختیار کرتے ہیں۔ اور خدا ایک جذب ان کے دلوں میں رکھ دیتا ہے جس کی وجہ سے لوگ ان میں ایک کشش محسوس کرتے ہیں۔ یہ فربہی اختیار نہیں کرتے بلکہ بلاؤں کے سمندر میں غوطہ زن رہتے ہیں۔ ان کی رگیں ہر وقت کٹنے کو تیار رہتی ہیں اور ان کے خوشوں کو توڑا جاتا ہے اور پھر لوگ ان کو نچوڑتے ہیں اور یہ لوگ خدا کی تسبیح میں لگے رہتے ہیں اور اس کے ذکر میں بڑی مچھلی کی طرح جو کبھی رکتی ہے نہ تھکتی ہے تیرتے رہتے ہیں اور مکمل طور پہ اس خدا کے سامنے آجاتے ہیں اور اس کے سامنے دردزہ سے چیختی ہوئی حاملہ عورتوں کی طرح چیختے ہیں اور اس میں ایک لذت پاتے ہیں۔"

"اور ان کی علامات میں سے ہے کہ جو ان کی اخلاص کے ساتھ بیعت کرتا ہے یہ اس کی تربیت بچوں کی طرح کرتے اور انہیں ہر قسم کے پھندوں سے نجات دلاتے اور ان کی خاطر اندھیری راتوں میں قیام اللیل کرتے اور سجدہ ریز رہتے ہیں۔ تب ان (مبایعین) کو رحمت کی بارش عطا کی جاتی ہے اور ان پر رحم کیا جاتا ہے" اور خدا تعالیٰ انہیں اس وقت تک موت نہیں دیتا جب تک کہ ان کا کام مکمل نہیں ہوجاتا اور جب تک ان کی جماعت اکٹھی نہیں ہوجاتی اور حق روز روشن کی طرح کھل نہیں جاتا اور ان کا ڈول بھر دیا جاتا ہے اور خالی نہیں رہتا اور وہ ایک جسم معطر کی طرح ظاہر ہوتے ہیں اور ان کی زینت دلہنوں کے زیب وزینت کے صندوق کی طرح مکمل ہوجاتی ہے تا مخلوق انہیں دیکھے اور ان کی تعریف کرے۔"

اور یہ لوگ مصیبتوں کے وقت اہل زمین کے لئے حرز جان کی طرح ہوتے ہیں اور دنیا کی ہوا و ہوس کی دوا ہوتے ہیں۔ ان کی صحبت دلوں کو زندہ کرتی اور گناہوں کو کم کرتی ہے اور انہیں ایک رعب دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے دشمن ان سے مقابلہ کرنے سے گھبراتا ہے۔ یہ لوگ معیشت کی فکر میں نہیں رہتے اور نہ تنگ زندگی کے عذاب اٹھاتے ہیں بلکہ خدا انہیں وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے انہیں گمان بھی نہیں ہوتا اور یہ لوگ خدا کی امانت اٹھانے کی طاقت رکھتے ہیں اور یہ ایسے وقت میں مبعوث کئے جاتے ہیں جب لوگ ایسے یتیموں کی طرح ہوتے ہیں جن سے کوئی حسن سلوک نہیں کرتا۔ "خدا ان کے گھروں، کپڑوں، پگڑیوں، قمیضوں، جبوں، ہونٹوں، ہاتھوں اور پشتوں میں برکات رکھ دیتا ہے۔ بلکہ خدا ان کے تمام اعضاء اور ان کے جوٹھے پانی اور کھانے میں برکات رکھ دیتا ہے۔"

اور ان کی علامتوں میں سے یہ علامت بھی ہے کہ وہ کلمہ حق کا اور امام زمان کا انکار نہیں کرتے خواہ اس کی وجہ سے انہیں آگ میں ڈال دیا جائے اور اپنا ایمان ضائع نہیں کرتے خواہ تیز تلواروں سے انہیں قتل کردیا جائے یا پتھروں سے انہیں رجم کیا جائے۔ فرشتے ان کی راستبازی پہ تعجب کرتے ہیں اور آسمان میں ان کی تعریف کی جاتی ہے۔ خدا اور فرشتے اور تمام صلحاء اور ابدال ان پر درود بھیجتے ہیں اور جو وہ عہد کرتے ہیں وہ پورا کرتے ہیں اور خدا کی خاطر اپنی جان دے دیتے ہیں۔ یہ وہ ایمان ہے جو اصل ایمان ہے۔" پس مبارک ہو ان لوگوں کو جو ان صفات سے متصف ہیں اور عبداللطیف ان صفات سے متصف تھا اور وہ میری جماعت کا فرد تھا۔" اسے امیر کابل کے حکم پر رجم کردیا گیا اور خدا نے اس کا رفع اپنی طرف کرلیا اور یہ رشک کرنے والی قوم کے لئے ایک نمونہ ہے۔ بہرحال خدا نے ان کے قاتلوں کی گرفت کی اور انہیں عبرت بنا دیا۔

ایسے لوگوں پہ فرشتے برکات لے کر اترتے ہیں اور خدا انہیں مکالمات ومخاطبات سے نوازتا ہے اور ان کے مخالفوں اور معاندوں کے لئے ہلاکت مقدر ہوتی ہے۔ "زمین ان کی آمد سے مبارک ہوجاتی ہے اور لوگ اپنے غموں سے آزاد کئے جاتے ہیں۔ پس بشارت ہو ان لوگوں کو جو ان سے مرتبط ہوجاتے ہیں۔"

اپنی سچائی کے دلائل میں فرمایا کہ یقیناً میں خدا کے اولیاء میں سے ہوں کیا تم جانتے نہیں؟ اور میں کھلے کھلے نشان لیکر آیا ہوں کیا تم دیکھتے نہیں؟ سورج اور چاند کو گرہن لگا، اور گابھن اونٹنیوں کو ناکارہ کردیا گیا پس تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم غور وفکر سے کام نہیں لیتے؟ اس کے علاوہ بھی آپ نے اپنی سچائی کی دلیلیں دیں اور لوگوں کو نصیحت دی کہ میرے انکار میں جلدی نہ کرو اور اس زمانے اور جو انبیاء نے کہا ہے اس کو پہچانو۔ خدا نے مجھے چودھویں صدی کے سر پر بھیجا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ اشراط الساعۃ ظاہر ہوگئی ہیں لیکن پھر بھی بیدار نہیں ہوتے۔

آپ نے فرمایا کہ: "میں نے ہجری اور عیسوی دونوں صدیوں کے سروں کو پایا ہے اور یہ ہر سال کا حساب رکھتے ہیں اور اس لئے خدا کی کتاب میں میرا نام "ذوالقرنین" رکھا گیا ہے۔" اور آپ اس وقت آئے جب یاجوج وماجوج کو کھول دیا گیا ہے تاکہ (دین حق) کو اور مومنوں کو آیات بینات اور دعاؤں کے ذریعہ بچا سکیں۔ آخر میں آپ فرماتے ہیں کہ: "اور تم نے میری تکفیر کرکے صرف اپنی جانوں پہ ظلم کیا ہے اور میں اپنا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں اور عنقریب تم جان لوگے۔"

رپورٹ: مکرم عبدالستار خان صاحب

گوئٹے مالا میں عیدالفطر کی تقریب

مورخہ 19؍اگست 2012ء کو بیت الاول گوئٹے مالا میں عیدالفطر کی تقریب سعید دینی روایات کے مطابق منائی گئی جس میں 80 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ جن میں نصف سے زائد تعداد غیر مذاہب والوں پر مشتمل تھی۔ جن میں وکلاء، یونیورسٹی کے طلباء اور مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔

نماز عید وخطبہ عید کے بعد جملہ حاضرین کی ریفریشمنٹ سے تواضع کی گئی۔

بعد ازاں خدام واطفال ولجنہ اماء اللہ کے الگ الگ کھیلوں کے پروگرام تھے جن میں زیر دعوت احباب نے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔

دوپہر کو جملہ حاضرین کی خدمت میں دعوت طعام پیش کی گئی جو انڈونیشن و گوئٹے مالن طرز کا کھانا تھا۔ جسے سب نے بہت پسند کیا۔ بعض زیر دعوت احباب پہلی مرتبہ تشریف لائے تھے۔ جو عید کے پروگراموں سے بہت متاثر ہوئے۔ ان کو دعوت الی اللہ بھی ہوتی رہی۔ بعض افراد نے اس قدر دینی تعلیمات میں دلچسپی لی کہ ان کے ساتھ مجلس سوال وجواب کئی گھنٹے تک جاری رہی۔ اکثر نے اس بات کا اظہار کیا کہ ان کی دین حق سے متعلق بہت ساری غلط فہمیاں دور ہوئی ہیں اور دین حق کی حقیقی تعلیمات کا پہلی مرتبہ پتہ چلا ہے اور ہم سنجیدگی سے دین حق کا مطالعہ کریں گے۔ ان کی خدمت میں لٹریچر بھی پیش کیا گیا جو انہوں نے بصد شکریہ قبول کیا۔

عیدالفطر میں شمولیت کیلئے ہمارے ایک انڈونیشن دوست مع فیملی دو روز قبل ہی تشریف لے آئے تھے۔ اسی طرح ہمارے ایک احمدی ڈاکٹر صاحب 300 سے زائد کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے مع اہلیہ وساس وسسر (جو غیر مذہب سے تعلق رکھتے ہیں) ایک روز قبل تشریف لائے تھے۔

گوئٹے مالا شہر سے 300 کلومیٹر کے فاصلہ پر اس ملک کا دوسرا بڑا شہر Qutzatenango (کتسال تے نانگو) ہے جہاں ہمارا مشن ہاؤس ہے وہاں بھی عیدالفطر منائی گئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو حقیقی عید یعنی رضا الٰہی کا دن میسر فرمائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

پروفیسر وگلیری کی کتاب ''حقیقت اسلام'' کا مختصر تعارف

مکرم طارق حیات صاحب

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2011ء میں فرمایا:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلامی کی تعریف بدل دی، اسی کا نتیجہ ہے کہ ایک اٹالین مستشرق ہیں، ڈاکٹر وگلیری Vaglieri لکھتی ہیں کہ.........

یہ پروفیسر وگلیری جو ہیں، انہوں نے اٹالین میں کتاب لکھی ہے۔ اس کا انگلش میں ترجمہ ہوا ہے اور اس میں اسلام کی تعلیم کے بارے میں بڑے اچھے طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔ ایک زمانے میں جماعت احمدیہ امریکہ نے یہ کتاب شائع کی تھی اس کو دوبارہ شائع کرنا چاہئے۔ اگر کسی کے نام اُس وقت کے حقوق محفوظ نہیں ہیں اور امریکہ والوں کو اجازت ملی تھی تو اس کو شائع کرنا چاہئے۔ یہ ان دشمنوں کا منہ بند کرنے کے لئے بہت کافی ہے جو اسلام اور آنحضورﷺ پر اعتراض کرتے ہیں''۔

(مطبوعہ: ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 16 دسمبر 2011ء، صفحہ: 7،6)

مذکورہ بالا کتاب کا پورا نام An Interpretation of Islam ہے جو اٹلی کی مشہور قدیم Naples Eastern University کی پروفیسر Dr. Laura Veccia Vaglieri (ولادت 1893ء اور وفات: 1989ء) کی تصنیف ہے جو انہوں نے اولاً اطالوی زبان میں بعنوان: Apologia Dell' Islamismo سال 1925ء میں بصورت مقالہ لکھی تھی اور اس کا اطالوی زبان سے انگریزی زبان میں ترجمہ امریکہ کے ہاورفورڈ کالج پنسلوینیا کے (ڈاکٹر آلڈو کیسلی Dr Aldo Caeselli) نے کیا تھا اور 1957ء میں احمدیہ امریکن مشن واشنگٹن ڈی سی نے شائع کیا تھا اس کتاب کا دیباچہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے تحریر فرمایا تھا تب آپ عالمی عدالت انصاف میں بطور جج خدمات کی توفیق پا رہے تھے اور مکرم خلیل احمد ناصر صاحب نے بطور پبلشر اس کتاب کو شائع کروایا تھا۔

پروفیسر وگلیری صاحبہ کا اٹلی میں عربی زبان اور علوم اسلامیہ کے حوالہ سے شہرہ تھا اور آپ اسلامی دنیا اور عرب ممالک کے بارہ میں تاریخی اور متفرق نوعیت کی کئی کتب کی مصنفہ تھیں۔ مثلاً

1.A textbook on the grammar of the Arabic language (Grammatica teorico-pratica della lingua araba (Istituto per l'Oriente, Rome, 1937, 2 voll.))

2.Apologia dell' Islamismo (Rome, A. F. Formiggini, 1925). An Interpretation of Islam. Zurich: Islamic Foundation. Translated from Italian by Dr. Aldo Caselli, Haverford College, Pennsylvania. 1980.

3.A synthesis on the classical Islam (L'Islam da Maometto al secolo XVI, in: Storia Universale (dir. Ernesto Pontieri), Milan, F. Vallardi, 1963)

نیز اٹلی میں اپنی یونیورسٹی میں عربی زبان اور مسلم تہذیب کی تاریخ کی پروفیسر کی خدمات بجالانے والی ان موصوفہ نے اسلام کے بارہ میں متعدد مضامین لکھنے کے علاوہ معروف Encyclopaedia of Islam کے لئے مضامین کی تیاری میں بھی خاطر خواہ حصہ لیا تھا۔

انٹرنیٹ پر موجود ایک ویب سائٹ میں درج معلومات کے مطابق پروفیسر وگلیری کی یہ کتاب 1980ء اور زمانہ حال میں 2004ء میں شائع ہو چکی ہے۔ خلافت لائبریری ربوہ میں اس کتاب کا 1957ء کا ایڈیشن موجود ہے جو 88 صفحات پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے تحریر کردہ دیباچہ کا اردو ترجمہ محترم جناب شیخ محمد احمد مظہر صاحب ایڈووکیٹ لائل پور نے کیا تھا جو ایڈیٹر رسالہ ''الفرقان'' نے درج ذیل نوٹ کے ساتھ ماہ جولائی 1957ء کے شمارہ میں صفحہ 9 پر درج کیا تھا۔

''یہ کتاب ایک عیسائی عورت کی لکھی ہوئی ہے اس لئے اس میں بعض خامیوں کا ہونا تعجب انگیز نہیں۔ تاہم یہ کتاب نہایت ہی عمدہ معلومات پر مشتمل ہے اور اس دیباچہ سے اس کتاب کی خوبیوں کی ایک جھلک نمایاں ہوتی ہے.....''

اس قیمتی کتاب کے مندرجات کا تعارف کروانے سے پہلے مذکورہ بالا دیباچہ کا حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب کے قلم سے نکلا ہوا اردو ترجمہ من وعن درج کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ یقیناً یہ دیباچہ جہاں ڈاکٹر وگلیری کی کتاب کے مضامین کا خلاصہ اور اس پر جاندار تبصرہ ہے وہاں مصنفہ اور مترجم کا غیر جانبدار تعارف بھی۔

دیباچہ

''چھٹی صدی عیسوی کا آخر اور ساتویں صدی کا شروع شاید ظلمت کا تاریک ترین دور تھا۔ جس میں مذہب، اخلاق، ثقافت، فلسفہ اور علم سب کے سب زوال پذیر تھے۔ کہیں کہیں کوئی شمع ٹمٹماتی تھی تو اندھیرے کو اور بھی نمایاں کرتی تھی۔

جزیرہ نمائے عرب پر انتہائی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ وہاں کوئی منظم حکومت نہ تھی اور جان و مال معرض خطر میں رہتے تھے۔ ہاں عائلی اور قبائلی معاہدات اور باہمی رقابتوں کے نتیجہ میں عارضی سکون یا برائے نام توازن میسر ہو جاتا تھا۔ مزید برآں عرب لوگ آداب امن اور قواعد جنگ سے بالکل ناآشنا تھے۔ غارت گری اور بہیمیت کا راج تھا۔ بدوی شجاعت، مہمان نوازی اور بقائے نفس کا تقاضا، بس یہی وہ اسباب تھے جو اپنے سے زیادہ طاقتور دشمن کی انتقامی کارروائیوں کی روک تھام کرتے تھے۔

کسی حکیم یا فلسفی کو گمان بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ شفا اور نجات کا چشمہ ملک عرب سے پھوٹے گا۔

لیکن یہی ہوا۔ الٰہی حکم کے ماتحت مکہ سے ایک آواز بلند ہوئی۔ جس نے لوگوں کو خدائے واحد کی پرستش کی طرف بلایا اور اعلان کیا کہ انسان کی دنیوی اور اخروی فلاح و بہبود اور عزت و عظمت اسی آواز پر لبیک کہنے میں مضمر ہے۔ یہ آواز حضرت محمدؐ کی تھی۔

سچ تو یہ ہے کہ یہ آواز صدا بہ صحرا تھی جس کو سن کر لوگوں نے ہنسی ٹھٹھے اور تحقیر سے کام لیا۔ بعض مسکین اور غریب دل اشخاص نے دلیری سے اس آواز کو قبول کیا۔ لیکن جب رفتہ رفتہ اس آواز کے ماننے والوں کی تعداد بڑھنے لگی تو ہنسی ٹھٹھا کرنے والے وحشیانہ مظالم اور پے در پے ایذاء دہی پر اتر آئے۔ ان لمبے اور وحشیانہ مظالم کا سبب صرف ایک تھا یعنی یہ کہ مسلمان کیوں خدائے واحد کا معتقد اور پرستار ہے۔

ان حالات میں ایمان باللہ کی حفاظت اور اشاعت کے لئے یہی صورت باقی رہ گئی تھی کہ مکہ کو خیر آباد کہا جائے۔ بعض لوگ مکہ سے نکل گئے۔ لیکن ان کا پیچھا کیا گیا اور جس بادشاہ نے کچھ دور سمندر پار اپنے علاقہ میں انہیں پناہ دی تھی اس سے ان بے وطنوں کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا۔ فریقین کی گفتگو سن کر بادشاہ نے اس مطالبے کو رد کر دیا۔

بعثت سے تیرھویں سال خود محمدﷺ کو خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ مکہ کو چھوڑ دیں۔ رات کے وقت جب دشمن آپ کو قتل کرنے کا تہیہ کر چکے تھے اور دشمنوں کا ایک گروہ آپ کے مکان کے گرد گھیرا ڈال چکا تھا۔ آپؐ صرف ایک وفادار ساتھی ابوبکر کی معیت میں دشمنوں سے بچ کر نکل گئے۔ جب کفار کو آپ کے چلے جانے کا علم ہوا تو انہوں نے آپ کے تعاقب کی تدبیر کی۔ لیکن جس جگہ آپ اور آپ کا رفیق جا چھپے تھے وہ جگہ انہیں معلوم نہ ہوسکی۔ تب قریش نے اعلان کیا کہ جو شخص محمدﷺ کو زندہ یا مردہ پکڑ لائے اسے ایک سو اونٹ انعام دیا جائے گا۔

بالآخر نبی کریمؐ نے مدینہ کی راہ لی۔ مدینہ میں مسلمانوں کی ایک قلیل جماعت تھی جس نے خوشی سے آپ کا خیر مقدم کیا۔ بلکہ مدینہ کے مختلف گروہوں نے آپ سے متفقہ درخواست کی کہ علاوہ فرائض رسالت کے آپ اہل مدینہ کے سیاسی اور انتظامی امور کی سربراہی بھی قبول فرمائیں۔ قریش تو پہلے ہی آپ کے قتل پر انعام مقرر کر چکے تھے اس لئے جب انہیں آپ کی اس کامیابی کا علم ہوا تو انہوں نے قبائل کو چند در چند معاہدات کے ذریعہ سے گانٹھنا شروع کیا۔ تاکہ وہ نبی کریمؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کو نابود کرسکیں۔ جو آپؐ کو مدد دینے کی جرأت کریں۔

رسول اللہ کو بڑی ذمہ داریوں اور تردّدات کا سامنا تھا۔ اس پر مستزاد یہ کہ مدینہ اور عرب کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی حفاظت کا انتظام بھی آپ ہی نے کرنا تھا۔ پس آپ نے کوشش کی کہ ایسے قبائل کے ساتھ خیرسگالی اور معاہدات کا رشتہ قائم کیا جائے جو امن وامان کی بحالی اور قانون کی پاسبانی کرنے میں آپ سے متفق ہوسکیں۔ یہ تھی وفاق اسلامیہ کی بنیادی اینٹ۔

ان نئے فرائض کی بجا آوری میں رسول اللہ ﷺ نے اعلیٰ ترین نمونہ پیش کیا۔ اور ثابت کر دکھایا کہ آپ ﷺ ایک دانا رہبر، دور اندیش مدبر اور بہادر سپہ سالار ہیں اور بایں ہمہ پیکر رحم و کرم ہیں۔ آپ کو آپ کے ماننے والوں کو کثیر التعداد دشمنوں سے مقابلہ کرنا پڑا۔ اور طرح طرح کی سختیاں اور مصیبتیں جھیلنی پڑیں۔ لیکن اس کشاکش کا پہلا مرحلہ جو بظاہر یاس انگیز تھا۔ انتہائی فتحمندی پر منتج ہوا اور مکہ کے دروازے خون ریزی کے بغیر اس شخص کے سامنے چوپٹ کھل گئے جو آٹھ سال پہلے اپنے ساتھیوں سمیت بے بسی

کی حالت میں مکہ سے نکالا گیا تھا۔ تب دنیا نے عفوو درگزر کا وہ شاندار نظارہ دیکھا جس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ ظاہر ہے کہ اسلام زندگی کے تمام شعبوں میں فیاضانہ دستور العمل نافذ کرتا ہے۔ یہی نہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کو بفضل خدا یہ موقع بھی ملا کہ آپ نے اپنی طیب زندگی میں کامیابی کے ساتھ مذکورہ دستور کو عملی جامہ پہنا کر بھی دکھا دیا۔ تعدی کرنے سے اسلام صریحاً منع کرتا ہے اور مدافعانہ جنگ کو جائز قرار دیتا ہے۔ قرآنی تعلیم یہ ہے کہ جنگ ایک بھڑکتی آگ ہے اور جب بھی یہ شعلہ زن ہو۔ جلد سے جلد اسے بجھا دینا چاہئے۔ جنگ کی تمام سفاکیوں اور وحشت ناکیوں کو اسلام نہایت سختی سے منع کرتا ہے اور محاربات کو ایک ایسے ضابطے کا پابند کرتا ہے۔ جو لڑائی میں شائستگی کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔

مسلمانوں کو خدا تعالیٰ نے اجازت دی کہ آزادی ضمیر اور قیام امن کے لئے ہتھیار اٹھائیں۔ مسلمان اپنے سے زیادہ لشکروں پر غالب آئے۔ اس وجہ سے پہلے عرب قبائل کے اندر اور پھر ایرانی اور بازنطینی سلطنتوں کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف حسد اور تشویش کے جذبات ابھارے۔ اسلامی جمہوریت یکدم منصۂ شہود پر آئی اور یہ جمہوریت اتحاد، ترقی اور تسخیر قلوب کی علمبردار تھی مگر یہ دونوں جن اقدار کی حامل تھیں اسلامی جمہوریت ان کے خلاف ایک للکار تھی اور ان حکومتوں کی مظلوم مجبور رعایا کے لئے اسلام کے اندر ایک دلکشی تھی پس جو ہونا تھا ہو کر رہا۔ دونوں میں ٹکر ہوئی جس کی وجہ سے اسلام کی اشاعت کے لئے دنیا کے کناروں تک راستے نکل آئے۔

ایک حیرت انگیز قلیل عرصہ کے اندر وسیع علاقوں سے تاریکی اور بدنظمی دور ہوگئی۔ رفاہ عامہ کے ادارے قائم ہوگئے۔ ایک اعلیٰ اخلاقی نظام جاری ہوا۔ علم وفضل اور حکمت وفن دور ونزدیک پھیلنے لگے۔ دنیا نے ایک عجیب انقلاب دیکھا۔ یہ انقلاب کوئی عارضی نظارہ یا سراب کی جھلک نہ تھی۔ جو ابھر کر پھر یکدم نابود ہو جائے۔ بلکہ یہ وہ تغیر تھا جس کے اندر بے پناہ قوت، فیض رسانی اور استحکام مضمر تھے۔ یہ تغیر دماغی، جسمانی اور روحانی پیاسوں کو بجھانے والا تھا جس نے انسانی تاریخ کی کایا پلٹ دی۔ اور سو بسو ترقی کے دروازے کھول دیئے۔ پہلی تین یا چار اسلامی صدیوں کو چھوڑ کر ہمارے زمانہ میں اس تغیر کی قوت پہلے زمانوں سے زیادہ اپنا اثر دکھا رہی ہے۔

آخر اس قوت اور استحکام کا راز کیا ہے؟ یہی سوال ہے جس کا جواب ڈاکٹر وگلیری نے اپنی قابل قدر کتاب میں دیا ہے۔ مصنف کا وسیع مطالعہ، گہرا خلوص، ہمدردی اور دقیق فہمی اس کتاب میں بروئے کار آئے ہیں۔ انہی وجوہات سے مصنف نے اس سوال کو بے تردد، بے خطا، صاف اور صحیح طریق پر حل کیا ہے۔ کتاب گو مختصر ہے مگر اس کے مضامین کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ پروفیسر وگلیری نے کامیابی کے ساتھ اسلام کے اہم پہلوؤں پر ایک اجمالی لیکن مبصرانہ نظر ڈالی ہے اور اسلام کو ایسے علمی انداز میں پیش کیا ہے کہ اہل مغرب اُن کے گراں بار احسان ہیں اور مسلمان عالم تہہ دل سے ان کا مداح ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسلمانوں کے تمام فرقے ہر تفصیل میں مصنف کے مقالہ سے متفق ہوں۔ نقد ونظر میں کچھ اختلاف ہوسکتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس اہم تصنیف کی قدر ومنزلت میں فرق نہیں آتا۔

ڈاکٹر وگلیری نے اسلام کی تعلیمات اور پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت کو دلی عقیدت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ لیکن عصر حاضر میں امت مسلمہ کے تنزل اور انتشار کے اسباب میں سے ایک سبب پر انہوں نے دلیری سے اپنی انگلی رکھی ہے اور اس کے علاج کی طرف بھی رہنمائی کی ہے۔ وہ فرماتی ہیں:۔

''قرآن مجید وہ کتاب ہے جس کے اندر نہ کوئی دشمن تبدیلی پیدا کرسکا۔ نہ دوست۔ جو گردش ایام کے اثرات سے محفوظ رہی۔ جو ایک امی اور آخری شارع نبی پر اتری اور حرف بحرف محفوظ رہی۔ پس مسلمانوں کو اس خالص چشمہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور جب وہ بلاواسطہ اس مقدس چشمہ سے پئیں گے تو ان کے اندر ایک نئی روح اور ایک نئی قوت پیدا ہوگی''۔

بلاشبہ یہی صحیح علاج ہے۔ قرآن کریم وہ وحی ہے جو خدا تعالیٰ کے الفاظ میں محمد ﷺ کی طرف نازل ہوئی۔ جو حرف بحرف خدا کا کلام ہے۔ کائنات عالم کو خدا تعالیٰ نے بنایا اور قرآن حکیم میں کائنات عالم کی طرح دائمی زندگی کی صفات پائی جاتی ہیں اور اس کے پھل ہر زمانہ میں روح کو بالیدگی عطا کرتے ہیں۔ مغربی محققوں میں سے پروفیسر وگلیری کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ اس زمانے میں مسلمانوں کے متعدد امراض کا علاج قرآن حکیم ہی ہے۔

منطقی استدلال کے ماتحت وہ اپنے مقالہ میں لازماً اس نتیجہ پر پہنچی ہیں اور ان کی نکتہ رسی کا مزید ثبوت یہ ہے کہ ان کے نزدیک قرآنی ہدایات کے اندر ہر دم تازہ روح پرور اور ہمہ نواز آب حیات موجود ہے۔ خود قرآن حکیم بھی نوع انسان کے لئے یہی تشخیص اور علاج تجویز کرتا ہے۔ مثلاً وہ فرماتا ہے:۔

''(اس دن) رسول کریمؐ کہیں گے۔ اے میرے خدا میری قوم نے قرآن (ایسی نعمت) کو چھوڑ دیا''۔

قرآنی ہدایات سے غفلت انسانی امراض کا سبب ہے۔ اور ان ہدایات کی طرف بازگشت ہی ان کا علاج ہے۔

اس قیمتی اور مختصر کتاب کا ترجمہ انگریزی زبان میں ڈاکٹر آلڈو وکیسلی نے کیا ہے۔ جو نہایت قابل قدر ترجمہ ہے۔ ترجمہ کرنے کا کام آسان نہیں ہوا کرتا۔

جب کتاب ایک زبان میں ہو اور اس کے مضامین کے ماخذ ایک دوسری زبان میں ہوں اور ایک تیسری زبان میں اس کا ترجمہ کرنا پڑے۔ تو مترجم کی مشکلات میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔ محاورہ کے بالمقابل محاورہ لانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اصل کتاب میں نہایت نازک اور متین مضامین پر اجمالی بحث ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ ان امور کو ترجمہ میں مشرح کر دیا جائے۔ اور بایں ہمہ کتاب کے متن سے مطابقت بھی قائم رکھی جائے۔ ڈاکٹر کسیلی کا ترجمہ ان دونوں خوبیوں کا مؤثر اور کامیاب مرقع ہے۔ تمام دنیا کے مدبر سرگرمی سے کوشاں ہیں کہ بین الاقوامی مفاہمت اور خیر سگالی کے اسباب میں ترقی ہو۔ انہیں ایک مشکل مسئلہ کا سامنا ہے۔ جسے نظریات کا تصادم کہنا چاہئے۔ تقریباً چالیس کروڑ انسان ایسے ہیں جو مراکش سے لیکر چین اور فلپائن تک پھیلے ہوئے ہیں۔ جن کی آرزو ہے کہ اسلامی ضابطہ حیات اور اسلامی اصول دنیا میں رائج ہوں۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ زندگی کے تمام شعبوں میں انسانی فلاح و بہبود اور عروج وترقی کا سارا انحصار اسلامی اصول و قوانین پر ہے۔ ان لوگوں کی بڑی تعداد اہل مغرب کے استعمار اور سیاسی ماتحتی سے آزاد ہو چکی ہے یا روز بروز آزاد ہو رہی ہے۔ اب ان کو یہ مقام حاصل ہے کہ اپنے گھریلو اور بین الاقوامی معاملات کا جائزہ لیں اور ان کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ امن عالم بڑی طاقتوں کے درمیان ایک تذبذب اور چگونگی کی حالت میں پڑا ہوا ہے۔ پس امن عالم کے قیام و استحکام کے لئے مسلمان ہی ایک فیصلہ کن امداد بہم پہنچا سکتے ہیں۔ ہر دن جو گزرتا ہے شدت سے اس امداد کا طالب ہے۔ باہمی خیر خواہی کی بڑی ضرورت ہے اور نیز اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ جس ذریعے سے لوگوں کے خیالات، تدابیر اور افعال بالآخر اثر پذیر ہونے والے ہیں، اسے بخوبی ذہن نشین کر لیا جائے۔

ان دنوں مغرب کے علماء اور مصنفین کے اندر شدت سے یہ جذبہ پایا جاتا ہے کہ وہ اسلام کو اچھی طرح سمجھیں، اس کی قدر کریں، اس پر ہمدردانہ غور کریں، ان عرصہ دراز کے تعصّبات کو دور کرنے میں کچھ وقت ضرور لگے گا۔ ضرورت ہے سرگرم اور مستقل کوشش کی۔ جو تعصب کو دور کردے اور حقیقی قدر شناسی کو اس کی جگہ پر لے آئے۔ اہل مغرب کا یہ رجحان رہا ہے کہ وہ عصر حاضر کے مسلمانوں کی کمی اور کمزوری کو اسلام کی تعلیم کا نتیجہ قرار دیتے رہے ہیں اور حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ عامة المسلمین کی کمزوریاں، اسلامی اقدار سے غفلت اور ناواقفی کا نتیجہ ہیں۔ نہ کہ ان پر عمل پیرا ہونے کا۔

ان سب امور کے پیش نظر پروفیسر وگلیری کی یہ حسین اور مختصر کتاب ایک بڑی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ اور اس کا مطالعہ مسلمانوں کے لئے بھی مفید ہے اور غیر مسلموں کے لئے۔

انگریزی میں ترجمہ ڈاکٹر کسیلی کی للٰہی محنت کا رہین منت ہے اور انگریزی دان اصحاب کے لئے شکریہ کا موجب ہونا چاہئے۔

یہ کتاب جس کا نام ''حقیقت اسلام'' ہے وسیع طور پر پڑھی جانی چاہئے۔ امید کہ یہ کتاب اہل اسلام اور اہل مغرب کے درمیان دوستانہ مفاہمت قائم کرنے اور بین الاقوامی امن کو استحکام دینے میں نہایت مفید ثابت ہوگی۔

اسلام کا پیغام عالمگیر ہے۔ اہل مغرب جب ایک دفعہ اسلامی تعلیمات کو بخوبی سمجھ لیں گے تو خوش دلی سے ان کی قدر کریں گے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس منزل مقصود تک پہنچنے میں پروفیسر وگلیری کی کتاب ایک خوش کن رہبر ثابت ہوگی۔''

ظفر اللہ خاں

ہیگ۔25 فروری 1957ء''

اس کتاب کے کل 7 ابواب ہیں۔ جو اس ترتیب سے ہیں۔

1.The Rapid Spread of Islam
2.The Simplicity of Islamic Dogma
3.The Meaning of Islamic Rites
4.Islamic Morale
5.Islamic Rule and Civilization
6.The Significance of Mysticism in Islam
7.Islam and Its Relation to Science

سیّدانی فقیرنی

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ ایک سیدانی فقیرنی ہمارے گھر آئی میں اس وقت چھوٹا تھا۔ وہ آکر چارپائی پر بیٹھ گئی اور کہنے لگی۔ میں آل رسول ہوں مجھے کچھ دو۔ حضرت صاحب نے بھی کچھ دیا اور گھر کے لوگوں نے بھی دیا۔ پھر اس نے پانی مانگا مگر جب عورت نے اسے پانی دیا تو سخت ناراض ہو کر کہنے لگی۔ اُمتیوں کے گلاس میں مجھے پانی دیتی ہے۔ ہم سادات آل رسول ہیں۔ اول تو پانی پلانے کے لئے نیا گلاس چاہئے تھا اور اگر پرانے میں پانی دینا تھا تو پہلے اسے اچھی طرح مانجھنا تھا۔ اب وہ فقیرنی ہو کر آئی تھی مگر باوجود اس کے اس میں وہ عادت موجود تھی جو ناواجب ادب و احترام کرتے رہنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔

(خطبات محمود جلد 10 صفحہ 70)

مکرم ظفر احمد ظفر صاحب

میرے والد مکرم نواب دین صاحب آف تہال

آج سے قریباً اڑھائی سو سال قبل کھڈوڑا ضلع میر پور آزاد کشمیر کی ایک چھوٹی سی بستی کے ایک نوجوان محمد صوبہ کے دل میں قرآن کریم حفظ کرنے کی امنگ پیدا ہوئی۔ اس نوجوان کو علم ہوا کہ ضلع گجرات کے ایک گاؤں لنگے کھوجے میں قرآن کریم حفظ کرانے کے لئے ایک مدرسہ موجود ہے۔ چنانچہ اس نوجوان نے اپنی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے لنگے کھوجے جانے کا ارادہ کیا۔ اس وقت سفر کی سہولیات موجود نہ تھی زیادہ تر لوگ پیدل سفر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ یہ نوجوان کھڈوڑا سے پیدل لنگے کھوجے جاتا۔ چند مہینے وہاں قیام کرتا قرآن پاک حفظ کرتا پھر اپنے والدین اور بہن بھائیوں سے ملنے اپنے گاؤں واپس چلا جاتا۔ آپ کی آمد و رفت کے راستہ میں ایک چھوٹا سا گاؤں تہال تھا۔ جہاں وہ آتے جاتے ہوئے رات کو قیام کرتا۔ اس زمانہ میں مسافروں کی قیام گاہ گاؤں کی مسجد ہوتی تھی۔ اس طرح اس نوجوان کی تہال کے لوگوں سے واقفیت ہوگئی اور تہال گاؤں کے لوگ بھی اس سے مانوس ہوگئے۔ جب حافظ محمد صوبہ صاحب نے قرآن کریم مکمل حفظ کرلیا تو تہال گاؤں کے لوگوں نے آپ کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ تہال میں ہی قیام کریں اور تہال کی مسجد میں امامت اور تعلیم القرآن کے فرائض سرانجام دیں۔

چنانچہ مکرم حافظ صاحب نے تہال کے لوگوں کی محبت کے پیش نظر یہاں ہی بود و باش اختیار کرلی اور مسجد میں امامت اور تعلیم القرآن کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ مکرم حافظ صاحب کی شادی بھی یہیں ہوگئی اور آپ نے مستقل یہاں پر رہائش اختیار کرلی۔ مکرم حافظ محمد صوبہ صاحب یہاں کے لوگوں کا پیار و محبت دیکھتے ہوئے اپنے چھوٹے بھائی کو اپنے ہمراہ لے آئے اور یہاں پر زمین خریدی اور یہاں کے ہی ہوگئے۔

خاکسار کے والد محترم نواب دین ولد عبدالنبی مکرم حافظ محمد صوبہ کے بھائی کی نسل سے ہیں۔

محترم والد صاحب کی پیدائش بمطابق شناختی کارڈ 1926ء میں ہوئی لیکن والد صاحب کے اپنے بیان اور خاندان کے دیگر بزرگوں کی روایات کے مطابق والد صاحب کی پیدائش 1919ء یا 1920ء کی ہے۔ کیونکہ والد صاحب کے والدین (میرے دادا دادی) کی وفات 1924ء میں پھیلنے والی طاعون سے ہوئی تھی اور والد صاحب کے بیان کے مطابق اس وقت ان کی عمر 4،5 سال تھی اور انہیں اپنی والدہ محترمہ کی وفات کا اچھی طرح علم تھا۔ اس طرح والد صاحب کی پیدائش 1919ء یا 1920ء کی معلوم ہوتی ہے۔

والد صاحب کا بچپن اور قبول احمدیت

محترم والد صاحب کے والدین چونکہ آپ کے بچپن میں ہی وفات پاگئے تھے اس لئے آپ نے ابتدائی عمر اپنے غیر احمدی اقرباء کے ہاں گزاری۔ پھر ابتدائے جوانی میں اپنے چچا مکرم غلام نبی صاحب کے ہاں رہائش اختیار کرلی۔

ہمارے خاندان کے بعض افراد ابتدائی دور میں ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہو چکے تھے۔ چنانچہ تہال کے پہلے احمدی رفیق حضرت مسیح موعود حضرت صاحب دین صاحب ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں جلسہ سالانہ 1892ء میں شاملین جلسہ کے نام درج فرماتے ہوئے آپ کا نام 110 نمبر پر درج فرمایا ہے۔۔ اسی طرح اپنی کتاب انجام آتھم میں ابتدائی 313 رفقاء کے اسماء درج کرتے ہوئے آپ کا نام 285 نمبر پر درج فرمایا ہے۔ آپ حضرت حافظ محمد صوبہ صاحب کی اولاد میں سے تھے۔ اس طرح خاکسار کی دادی محترمہ رحمتاں بی بی صاحبہ کا خاندان اسی دور میں احمدیت میں داخل ہو چکا تھا اور خاکسار کی دادی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی تھیں۔ لیکن خاکسار کے دادا کا خاندان احمدی نہیں ہوا تھا چونکہ ہمارے دادا نے احمدیت قبول نہ کی تھی اور دادی جان کی بھی جلد وفات ہوگئی تھی۔ اس لئے مکرم والد صاحب غیر احمدی ماحول میں ہی جوان ہوئے۔ جوانی کی عمر میں جب آپ نے اپنے چچا مکرم غلام نبی کے ہاں رہائش اختیار کی تو اس گھرانے میں آپ کو احمدی ماحول میسر آگیا۔ کیونکہ آپ کی چچی مکرمہ صاحبزادی صاحبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی تھیں۔ اس طرح آپ کا تعلق احمدیت کے ساتھ قائم ہوگیا اور آپ خلافت ثانیہ میں باقاعدہ بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئے۔ قبول احمدیت کے بعد آپ نے تعلق باللہ اور تقویٰ میں بہت زیادہ ترقی کی۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ جن کا مختصر تذکرہ یہاں کرتا ہوں۔

خدا سے محبت

خدا سے محبت میں آپ بہت زیادہ آگے بڑھے ہوئے تھے۔ میں نے ان گنت دفعہ آپ کے پاس بیٹھ کر کھانا کھایا۔ کھانے کے آغاز میں تو بسم اللہ پڑھتے ہی تھے لیکن آپ کا یہ بھی معمول تھا کہ ہر لقمہ لیتے ہوئے بسم اللہ پڑھتے تھے۔

پھر آپ کا معمول تھا کہ جب صبح فجر کی نماز پڑھ کر گھر آتے تو پنجابی زبان میں ترنم کے ساتھ یہ فقرے دہراتے رہتے ''یارب سائیاں تو فضل کریں''، یعنی اے خدا تو مالک ہے ہم پر اپنا فضل کرنا۔

رات یا دن کو سوتے ہوئے جب بھی کروٹ بدلتے تو ''یااللہ خیر'' کے الفاظ دہراتے۔ جب بھی گھر سے کسی کام کے لئے نکلتے تو ''یااللہ خیر'' کے الفاظ دہراتے۔

خاکسار کو وقف کرنے میں بھی والد صاحب کا ہاتھ تھا۔ جس سے آپ کی اللہ تعالیٰ سے غیر معمولی محبت ظاہر ہوتی ہے۔ خاکسار نے 1975ء میں میٹرک کا امتحان دیا اور میٹرک کے بعد ٹیکنیکل کالج میں داخلہ لینے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن خدا تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ چنانچہ ہوا یوں کہ ہر سال جولائی کے مہینہ میں وکالت دیوان ربوہ کی طرف سے الفضل میں ایک اعلان شائع ہوتا ہے جس میں میٹرک کا امتحان دینے والے بچوں کو جامعہ احمدیہ میں داخلے کی تحریک کی جاتی ہے۔ ہمارے گاؤں میں متعین معلم مکرم فیض احمد صاحب نے مغرب کی نماز کے بعد یہی اعلان بطور درس پڑھ کر سنایا اور تحریک فرمائی کہ اس سال تہال جماعت کے تین چار خدام نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ ان خدام میں سے کوئی خود اپنے آپ کو یا ان کے والد صاحب اپنے بچے کو وقف کے لئے پیش کریں۔ اس موقعہ پر خاکسار کے والد محترم نے بلاتوقف بلند آواز سے کہا کہ میں اپنے بیٹے کو وقف کرتا ہوں اور سارے خاندان کو وقف کے لئے آمادہ کیا۔ خاکسار جامعہ احمدیہ میں داخل ہوگیا لیکن چند دنوں کے بعد ہی والدین اور بہن بھائیوں کی جدائی کو برداشت نہ کرتے ہوئے واپس گھر چلا گیا۔ لیکن والد صاحب کے ارادے میں ذرہ برابر بھی تزلزل نہ آیا۔ اور مجھے سمجھا بجھا کر دوبارہ جامعہ احمدیہ میں لے آئے اور باوجود اپنی بیماری کے (ان دنوں والد صاحب کی آنکھ میں شدید تکلیف تھی) تقریباً دس دن تک ربوہ میں قیام کیا۔ مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ اور اساتذہ جامعہ احمدیہ سے ملاقات کرکے مجھے سمجھانے کی انہیں درخواست کی اور خود بھی پیار سے مجھے سمجھاتے رہے۔ جب خاکسار ماحول سے کچھ مانوس ہوگیا تو پھر واپس گھر گئے۔

قرآن کریم سے محبت

قرآن کریم سے آپ کو خاص لگاؤ تھا۔ آپ کے والدین چونکہ بچپن میں وفات پاگئے تھے اس لئے بچپن میں آپ کی تعلیم و تربیت کا خاطر خواہ انتظام نہ ہوسکا۔ آپ قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہیں جانتے تھے لیکن قرآن کریم کا کچھ حصہ جو زبانی یاد تھا اس کو دہراتے رہتے تھے۔ 1995ء میں آپ اپنے بچوں کے پاس کینیڈا تشریف لے گئے اور اس دوران محترمہ والدہ صاحبہ سے 75 سال کی عمر میں قرآن کریم پڑھنا شروع کیا اور مکمل قرآن کریم پڑھنے کے بعد باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے اور بچوں سے اس کا ترجمہ سنتے۔ ایک دفعہ پاکستان آئے ہوئے تھے اپنی پوتی طلعت یاسمین سے قرآن کا ترجمہ سن رہے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور فرمانے لگے کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ لوگ قرآن کریم پڑھنے کے بعد برائیوں میں کیسے ملوث ہوجاتے ہیں۔

عبادت میں شغف

مکرم والد صاحب پانچوں نمازیں بڑے التزام کے ساتھ ادا کرتے تھے۔ اور نماز تہجد بھی سوائے اشد مجبوری کے باقاعدہ ادا کرتے تھے۔ ہم نے ہمیشہ آپ کو نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرتے دیکھا۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ نماز سے کافی پہلے بیت الذکر میں تشریف لے جاتے اور مسنون نوافل کی ادائیگی کے بعد ذکر الٰہی میں مصروف رہتے اور بڑے اطمینان کے ساتھ نماز ادا کرتے اور ہمیشہ سب سے آخر پر بیت الذکر سے گھر واپس آتے۔ اور اپنی آخری عمر میں باوجود کمزوری کے بیت الذکر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور دوست احباب کے کہنے کے باوجود کہ آپ کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کریں ہمیشہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے۔

بچوں کی تعلیم و تربیت

والد صاحب نے دنیوی تعلیم تو حاصل نہ کی تھی لیکن آپ نے چونکہ آرمی میں ملازمت کی تھی اس لئے آپ کی زندگی میں بہت زیادہ ڈسپلن تھا۔ ہر کام اپنے وقت پر کرنے کے عادی تھے۔

آپ نے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دی اور ایک خاص امر جس کی طرف آپ نے ہمیشہ اپنے بچوں کو متوجہ کیا وہ نماز باجماعت کا قیام ہے۔ آپ کو اپنے بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں سب سے زیادہ جس بات کی فکر رہتی تھی وہ یہ تھی کہ بچے نماز باجماعت کے عادی ہوجائیں۔ مجھے یہ یاد نہیں کہ کبھی میرے والد صاحب نے میرے بچپن میں مجھے یہ پوچھا ہو کہ سکول کا کام کیا ہے یا نہیں۔ لیکن یہ آپ کا معمول تھا کہ اکثر ہم سے شام کے وقت پوچھتے کہ آج آپ نے کتنی نمازیں

ادا کی ہیں اور اگر ہم سے نماز کی ادائیگی میں کوتاہی ہوتی تو پیار سے سمجھاتے کہ جس طرح ہماری ظاہری زندگی کے لئے کھانا ضروری ہے اسی طرح ہماری روح کی زندگی کے لئے نماز ضروری ہے۔ اور اگر کوئی نماز چھوٹ چکی ہوتی تو فرماتے پہلے چھوٹی ہوئی نماز ادا کرو پھر مغرب کی نماز ادا کرنا۔ اس طرح تمام بچوں کو نماز باجماعت کا عادی بنایا اور والد صاحب کی تربیت کا اثر ہے کہ آپ کی اولاد در اولاد خدا تعالیٰ کے فضل سے نماز باجماعت کی عادی ہے۔

جب ربوہ میں جلسہ سالانہ منعقد ہوتا تھا اور بعض اوقات ملازمت کی مجبوری کی وجہ سے خود جلسہ میں شمولیت نہ کر سکتے تو والدہ محترمہ کو بچوں کو ساتھ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے بھجوا دیتے اور والدہ صاحبہ گھبراتیں کہ بچے چھوٹے ہیں میں ان کو کس طرح سنبھالوں گی۔ لیکن فرماتے اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے گا۔ انہیں جلسہ پر لے جائیں تا کہ ان کی اچھی تربیت ہو سکے۔

دعوت الی اللہ کا شوق

باوجود ان پڑھ ہونے کے آپ کو دعوت الی اللہ کا شوق تھا۔ اپنی سمجھ کے مطابق حضرت مسیح موعود کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرتے۔ ایک دفعہ فرمانے لگے میرا جی چاہتا ہے کہ میں ڈھول کے ذریعہ گاؤں گاؤں منادی کروں کہ حضرت امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے۔

خلافت سے محبت

آپ کو خلافت اور جماعت احمدیہ سے جنون کی حد تک محبت و عقیدت تھی۔ جماعت کے خلاف کبھی کوئی لفظ سننا پسند نہ کرتے تھے۔ متعدد بار میں نے آپ کی زبان سے سنا کہ لوگوں کو علم ہی نہیں کہ جماعت احمدیہ کا کیا مقام اور مرتبہ ہے۔ آپ کو خلافت کے ساتھ بے انتہاء محبت تھی خطبہ جمعہ M.T.A پر باقاعدگی کے ساتھ سنتے اور خلیفہ وقت کے ارشادات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے۔

آپ کی آخری بیماری کا ذکر ہے کہ آپ بیماری کی وجہ سے بہت کمزور ہو چکے تھے اور گھر میں کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے اور سجدہ نہیں کر سکتے تھے۔ ایک موقع پر جب حضور نے عالمی بیعت لینے کے بعد سجدہ شکر ادا کیا تو بے اختیار سجدہ میں چلے گئے اور سجدہ کرتے ہوئے گر گئے۔ پاس بیٹھے بچوں نے کہا ابو آپ نے بیٹھے بیٹھے اشارے سے ہی سجدہ کر لینا تھا۔ فرمانے لگے جب خلیفہ وقت سجدہ کر رہے تھے تو مجھے پتہ ہی نہیں چلا میں بے اختیار سجدہ میں چلا گیا۔

عزیز و اقارب سے حسن سلوک

آپ تمام بچوں اور عزیز و اقارب سے ہمیشہ محبت کے ساتھ پیش آتے کبھی کسی سے ذاتی ناراضگی نہ رکھتے تھے اور اگر کوئی عزیز کسی وجہ سے ناراض ہو جاتا تو اس سے معذرت کر کے اسے راضی کرتے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ہمارے ایک عزیز جو بعض خاندانی مسائل کی وجہ سے ہمارے خاندان کے ساتھ ناراضگی رکھتے تھے۔ لیکن والد صاحب کا اس معاملہ میں کسی قسم کا کوئی دخل نہ تھا لیکن پھر بھی عید کے موقع پر ہمیشہ ان سے گلے ملتے جبکہ وہ ملنے سے گریز کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ عید کے موقع پر احباب جماعت ایک دوسرے کو بغل گیر ہو کر مبارک باد دے رہے تھے۔ میں قریب کھڑا تھا۔ والد صاحب انہیں گلے ملے اور کہا اگر مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہوگئی ہے تو میں معافی چاہتا ہوں۔ حالانکہ والد صاحب کی طرف سے کوئی ناراضگی والی بات سرزد نہ ہوئی تھی۔

مرکزی نمائندوں کا احترام

آپ مرکزی نمائندوں کا بے حد احترام کرتے اور ہمیشہ ان کی اطاعت کرتے تھے ان کے خلاف کوئی بات سننا پسند نہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خاکسار اپنے گاؤں تہال گیا ہوا تھا بیت الذکر میں نماز کی ادائیگی کے لئے گیا تو بعض احباب جماعت نے وہاں پر متعین مرکزی معلم صاحب وقف جدید کے بارہ میں کچھ شکایات کیں۔ مکرم والد صاحب بھی وہاں موجود تھے اور آپ نے بھی وہ ساری باتیں سنیں جب ہم گھر واپس آئے تو فرمانے لگے کہ معلم صاحب کے بارہ میں بعض احباب نے جو باتیں کی ہیں ان کا ذکر مرکز جا کر نہیں کرنا۔ معلم صاحب بہت نیک انسان ہیں احباب جماعت کی شکایات درست نہیں کیونکہ جب میں صبح تہجد کے لئے بیت الذکر میں جاتا ہوں تو وہ پہلے ہی تہجد کے لئے بیدار ہوئے ہوتے ہیں وہ ہم سے بہت اچھے ہیں۔ اپنا گھر بار بیوی بچوں کو چھوڑ کر جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔

تہال جماعت میں متعین معلم صاحب جو حافظ قرآن بھی تھے رمضان میں نماز تراویح پڑھاتے تھے۔ اور ان کے لئے دودھ کی ضرورت تھی۔ بیت الذکر میں اس بات کا ذکر ہوا والد صاحب بھی ان دنوں کینیڈا سے پاکستان آئے ہوئے تھے۔ آپ جب بیت الذکر سے گھر واپس آئے تو اپنے بیٹے (ہمارے بڑے بھائی) سے پوچھا کہ معلم صاحب کو دودھ فراہم کیوں نہیں کیا جا رہا۔ کیونکہ عام طور پر مرکزی نمائندہ کی خدمت کا موقع ہمارے گھرانے کو ملتا تھا۔ اس پر بھائی جان نے کہا کہ ان دنوں میں بھینس کا دودھ کم ہو گیا ہے۔ اس لئے انہوں نے بیت الذکر میں معلم صاحب کو دودھ فراہم کرنے کی حامی نہیں بھری۔ اس پر والد صاحب نے فرمایا آج سے میں دودھ نہیں پیوں گا یہ دودھ روزانہ معلم صاحب کو دے دیا جائے۔ چنانچہ سارا رمضان باوجود گھر والوں کے اصرار کے والد صاحب نے دودھ نہ پیا اور معلم صاحب کو باقاعدگی کے ساتھ دودھ فراہم کیا جاتا رہا۔

1974ء کے مخدوش حالات میں آپ کا غیر معمولی صبر

1974ء میں جہاں پاکستان کی جماعتوں کو ایک سخت ابتلاء میں سے گزرنا پڑا۔ وہاں جماعت احمدیہ تہال پر بھی آزمائش کا کٹھن وقت آیا۔ مخالفین جماعت نے وہاں جلسے کئے اور جلوس نکالے۔ جن میں جماعت احمدیہ کی برگزیدہ ہستیوں کے بارے میں گندی زبان استعمال کی گئی۔ احمدی گھروں پر پتھراؤ کیا گیا۔ مورخہ 9 جون 1974ء کو ایک بڑے جلوس نے احمدی گھر پر حملہ کر دیا۔ احمدی اپنے گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے۔ کئی گھروں کو آگ لگائی گئی۔ بہت سے احمدی زخمی ہوئے۔

والد صاحب ہمارے نئے تعمیر کردہ مکان میں اکیلے موجود تھے۔ آپ نے بتایا کہ میں اپنے مکان میں اکیلا تھا جب بلوائیوں نے ہمارے گھر پر حملہ کیا تو آغاز میں تو میں مکان کا بیرونی گیٹ بند کر کے گیٹ کے پاس کھڑا ہو گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ جلوس بہت بڑا ہے اور ہزاروں آدمی حملہ آور ہیں تو میں اندر کمرے میں چلا گیا اور کمرے کا دروازہ بند کر کے نوافل ادا کرنے شروع کر دیئے۔ مخالفین دیواریں پھلانگ کر گھر کے صحن میں آگئے اور کلہاڑیوں سے دروازے کاٹ کر کمروں میں داخل ہو گئے۔ والد صاحب فرماتے ہیں کہ میں نوافل ادا کرتا رہا۔ شرپسند میرے سامنے سے گزر رہے تھے اور ساتھ ساتھ یہ کہتے جاتے تھے کہ یہاں پر تو کوئی شخص موجود نہیں۔ چنانچہ وہ سارے مکان کی تلاشی لے کر باہر چلے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر آپ کو ان کے شر سے محفوظ رکھا۔

اگلے دن پولیس کی بھاری نفری گاؤں میں پہنچ گئی اور شرپسند مخالفین کو گرفتار کرنا شروع کیا۔ اس دوران شرپسند مولویوں نے ایک بہت بڑے جلوس نے دوبارہ احمدی گھروں کا رخ کیا اس دن حکمت عملی کے تحت تمام احمدی بچوں اور عورتوں کو محفوظ مقام پر منتقل کر دیا گیا تھا۔ گویا تمام احمدی گھرانے خالی تھے۔ لیکن والد صاحب چند دیگر احمدی احباب کے ساتھ گاؤں میں موجود رہے اور تمام احمدی گھروں کی نگرانی کرتے رہے۔

انہی ایام کی بات ہے کہ والد صاحب معمول کے مطابق اپنی زمین کی کاشت اور دیکھ بھال کرنے جاتے تھے۔ ہمارے تایا جان مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب بعض اوقات حالات کی سنگینی کو دیکھ کر والد صاحب کو کہتے کہ زمین پر نہ جایا کرو۔ زمین کو کاشت کرنے کا کیا فائدہ نہ معلوم یہ لوگ ہمیں یہاں رہنے دیں گے یا نہیں۔ لیکن والد صاحب بڑے اطمینان سے فرماتے ہم یہاں ہی رہیں گے ہمیں کوئی یہاں سے نکال نہیں سکتا۔ آپ نے بیان فرمایا کہ یہ اطمینان اور سکون مجھے خدا تعالیٰ کی بعض تائیدی شہادات سے نصیب ہوا تھا۔

فرمانے لگے ایک دفعہ میں اپنی زمین میں ہل جوت کر گیا۔ حالات کی وجہ سے پریشانی تھی۔ میں نے ہل چلانا چھوڑ دیا اور زمین پر بیٹھ کر دعا کرنے لگا کہ اے اللہ تو ہماری مدد فرما۔ فرمانے لگے اسی دوران میں نے کشفاً دیکھا کہ سفید کپڑوں میں ملبوس ایک بڑی فوج ہے جو ہمارے گاؤں کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس کے بعد وہ کشفی کیفیت جاتی رہی اور مجھے سکون ہو گیا کہ مخالفین کا کوئی منصوبہ ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

چنانچہ آپ ابتلاء کے اس دور میں جو کئی مہینے تک جاری رہا گاؤں میں موجود رہے اور بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ جماعتی ڈیوٹیز ادا کرتے رہے۔

آپ جماعت کے چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے۔ آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی اپنی جائیداد کا حصہ وصیت اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیا۔

آپ کی وفات 7 جنوری 2011ء کو کینیڈا میں ہوئی اور تدفین بھی قطعہ موصیاں کینیڈا میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں یادگاری کتبہ نصب ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں آپ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کی خدمت خلق

مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی

محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب آف جرمنی کے اوصاف حمیدہ بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ:

ایک مرتبہ چند لمحوں کے لئے بے ہوش ہو جانے کے باعث فرینکفورٹ کے ایک ہسپتال میں مجھے داخل ہونا پڑا تو میری بیماری کا سن کر ہر طرف فون کر دیئے اور سب سے پہلے حضور کی خدمت میں فون کر کے دعا کی درخواست کی پھر ہسپتال میں سے مجھے ڈھونڈ نکالا اور میرے کمرے میں فون کر کے مجھے حوصلہ دیا کہ حضور بھی دعا کر رہے ہیں اور دیگر دوستوں کو بھی اطلاع کر دی ہے۔ کچھ دیر بعد خود بھی آگئے اور جماعتی رسائل کا ایک تھیلا ساتھ لائے کہ فارغ وقت کے لئے زاد راہ ہوگا۔ ساتھ ہی نصیحت کی Don't forget your fish! یعنی اپنی عبادت اور نیکی کا خیال رکھنا۔ (روزنامہ الفضل 19 فروری 2010ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

مکرم محمد رفیع باجوہ صاحب سیکرٹری تعلیم ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے قاصد احمد واقف نو نے امسال میٹرک کے امتحان میں 1050 میں سے 968 نمبر حاصل کر کے چشتیاں سائنس سکول بہاولنگر میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور ایف ایس سی پری میڈیکل میں داخلہ حاصل کیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو زندگی کے ہر میدان میں نمایاں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے۔ (آمین)

نکاح

مکرم ملک اللہ بخش صاحب (ر) واقف زندگی کوارٹرز تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم رضوان احمد صاحب پاکستان ائیرفورس رسالپور ولد مکرم ملک سلطان احمد صاحب آف چک نمبر 168/171 منگلا شمالی ضلع سرگودھا حال دارالعلوم جنوبی احد ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ مبشرہ احمد صاحبہ بنت مکرم محمد ادریس صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ مورخہ 22/اگست 2012ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں مبلغ 75 ہزار روپے حق مہر پر مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے کیا۔ دلہن مکرم ٹھیکیدار محمد دین صاحب کی پوتی اور سانحہ لاہور دارالذکر میں خدا کی راہ میں قربان ہونے والے مکرم پروفیسر عبدالودود صاحب کی بھانجی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب ایوان محمود ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم رانا محمد افضل آزاد صاحب آف فیصل آباد حال جرمنی گزشتہ چند دنوں سے جرمنی کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ طبیعت زیادہ خراب ہے۔ آپ کے ٹیسٹ وغیرہ ہو رہے ہیں۔

نیز خاکسار کے داماد کے بھائی مکرم رانا اشتیاق توصیف ساجد صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ آجکل فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ طبیعت سنبھل نہیں رہی کافی فکرمندی کی کیفیت ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمود اللہ خاں فرخ صاحب ایڈووکیٹ حال مقیم لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف بھٹی صاحب مرحوم صدر لجنہ اماء اللہ ضلع چکوال مورخہ 4 ستمبر 2012ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک انتقال کر گئیں۔ آپ عرصہ 15 سال سے لجنہ اماء اللہ ضلع چکوال کی صدارت کے فرائض سرانجام دے رہی تھیں۔ آخری وقت تک باوجود بیماری کے اس خدمت کو سرانجام دیتی رہیں۔ آپ کی نماز جنازہ احمدیہ بیت الذکر چکوال میں مکرم احمد عرفان خان صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس وجہ سے آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں بیت المبارک میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند دعا گو شفیق، جماعتی خدمات کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے والی بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ حضرت چوہدری کرم دین مومن صاحب آف چکوال رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں 2 بیٹیاں مکرمہ ثمر شیریں صاحبہ جنرل سیکرٹری ربوہ اہلیہ مکرم راجہ عطاء المنان صاحب مربی سلسلہ وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ، مکرمہ عنبر سبوحی صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ مظہر احمد طیب صاحب مربی سلسلہ نور فاؤنڈیشن، 2 بیٹے مکرم فضل اللہ خان صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چکوال حال مقیم مونٹریال کینیڈا اور خاکسار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے، اور ان کی دعائیں ہمیشہ ان کی اولاد کے حق میں قبول فرماتا رہے۔ آمین

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

محترم مسعود احمد صاحب دہلوی کا ذکر خیر

سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل

مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی بڑی ادبی زبان اور سنجیدہ تحریر کے مالک تھے جس موضوع پر لکھتے بہت گہرائی میں جا کر لکھتے۔ عموماً یہ خدشہ رہتا کہ اہل زبان ہیں نہ معلوم میری پنجابی نما بے ڈھنگی سی اردو تحریر کو کس کھاتے میں لائیں گے لیکن میرا غالب گمان ہے کہ جو کچھ ان کی ادارت کے دور میں لکھا انہوں نے سب کچھ شائع کیا۔ غالباً ان کا منشاء حوصلہ افزائی ہوتا تھا اور یہ سلسلہ دیر تک چلتا رہا۔ آپ کی خودنوشت سفر حیات سے پتہ لگتا ہے آپ نے اپنی جان اور روح دونوں وقف کر دیئے تھے اور پھر جس طرح حضرت مصلح موعود نے چاہا آپ کی سمت مقرر کی اور خود صحافت کے میدان میں آپ کی تربیت فرمائی۔ اس طرح آپ کی ساری استعدادیں نکھر کر سامنے آگئیں اور آپ بڑے کامیاب صحافی بن گئے۔ آپ کے طرز تحریر سے خلیفہ وقت اس قدر خوش تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بعض بیرونی دوروں پر آپ کو رپورٹنگ کے لئے اپنے ساتھ رکھا چنانچہ ''دورہ مغرب 1400ھ'' آپ کے کام کا بہترین شاہکار ہے جو اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

آپ کے بعض مضامین سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سلسلہ کی خاطر بڑے تنگ حالات میں گزارہ کیا۔ ہینڈ پمپ تک میسر نہ تھا اور بجلی بھی مشکل سے کوارٹروں میں پہنچی اور پنکھے بھی خاص جدوجہد اور قربانی کے ساتھ لگے۔ ہر قسم کی سہولتوں سے محروم رہ کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت جس طرح ان بزرگ ہستیوں نے کی ہے اس سے ان کی قدر و منزلت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اکثر شیروانی اور جناح کیپ میں سائیکل پر یا پیدل نظر آتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ چند مرتبہ خلافت ثالثہ کے سالوں میں اسلام آباد بھی قافلے کے ساتھ تشریف لاتے رہے۔ 1980ء کے دورے سے پہلے تو ان کا اسلام آباد آنا اچھی طرح یاد ہے۔

طبیعت بہت نفیس تھی اور دہلی کی اصل اردو زبان میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ اللہ کی شان ہے کہ اس نے ہر طبقہ اور مزاج کے لوگ حضرت مسیح موعود کو سلسلہ کی خدمت کے لئے دیئے۔ بڑی محنت اور عرق ریزی سے اپنے مفوضہ کام سرانجام دیتے تھے۔ مجھے خوشی ہے کہ مجھے جانتے تھے اور اچھی طرح پہچانتے تھے اور بڑی محبت سے ملتے تھے۔ گوتم بدھ پر ان کی ریسرچ پڑھنے کا موقع ملا۔ اس سے ان کے بارہ میں بہت ساری الجھنیں دور ہو گئیں۔ بدھ مت برصغیر پاک و ہند میں چار دانگ بڑی کثرت سے پھیلا ہے۔ انہوں نے اپنی ریسرچ کی بنیاد حضرت مسیح موعود کی تحریر پر رکھی اور صحیح نتیجہ پر پہنچ گئے۔ مذاہب عالم پر آپ کی گہری نظر تھی اور قرآنی تعلیمات کی قابلیت اور حقیقت کھول کر بیان کرتے تھے۔ میں نے آپ کے خلیفہ ثالث کے بعض خطابات کے انگریزی سے اردو اور اردو سے انگریزی زبانوں میں تراجم دیکھے ہیں جو بہت قابل تعریف ہیں اور معیاری ہیں۔ آپ نے کئی کتب تصنیف کیں اور بے شمار مضامین اور اداریئے لکھے جو ہزاروں صفحات پر مشتمل ہیں۔ خدا کرے ان کی اولاد ان علمی ذخائر کو ان کی محبت میں یکجا کر کے شائع کر دے۔ ان کی اولاد بھی بہت تربیت یافتہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر فضلوں کی بارش برساتا رہے۔ (آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے نارووال اور سیالکوٹ کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع خانیوال کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

10 ستمبر 2012ء

12:00 am کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء (نشر مکرر)

1:00 am کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء مردانہ جلسہ گاہ (نشر مکرر)

3:40 am کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء عالمی بیعت (نشر مکرر)

4:40 am کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء (نشر مکرر)

6:30 am کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء خطاب حضور انور (نشر مکرر)

9:00 am کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء جلسہ گاہ کی تیاری کے مراحل (نشر مکرر)

11:00 am کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)

12:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 7 ستمبر 2012ء

1:00 pm کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)

3:25 pm کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء پہلے دن کی کارروائی حضور انور کا افتتاحی خطاب (نشر مکرر)

5:00 pm کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء (نشر مکرر)

7:00 pm کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)

8:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 7 ستمبر 2012ء

9:00 pm کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)

11:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 7 ستمبر 2012ء

11 ستمبر 2012ء

12:00 am کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)

2:25 am کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء حضور انور کا افتتاحی خطاب (نشر مکرر)

7:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 7 ستمبر 2012ء

8:00 am کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)

10:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 7 ستمبر 2012ء

11:00 am کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)

12:00 pm کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء مردانہ جلسہ گاہ سے (نشر مکرر)

3:30 pm کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)

5:30 pm کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء خطاب حضور انور (نشر مکرر)

8:00 pm کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء (نشر مکرر)

10:00 pm کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)

11:00 pm کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء دوسرے دن کی مردانہ جلسہ گاہ سے کارروائی (نشر مکرر)

12 ستمبر 2012ء

1:00 am کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء دوسرے دن جلسہ گاہ لجنہ سے حضور انور کا خطاب (نشر مکرر)

2:30 am کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء (نشر مکرر)

4:30 am کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء حضور انور کا دوسرے دن کا خطاب (نشر مکرر)

7:00 am کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء نشر مکرر)

10:00 am کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء مردانہ جلسہ گاہ سے (نشر مکرر)

11:00 am کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء تیسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)

12:00 pm کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء تیسرے دن کی کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے (نشر مکرر)

2:40 pm کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء تیسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)

3:40 pm کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء تیسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)

5:30 pm کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء تیسرے دن حضور انور کا اختتامی خطاب (نشر مکرر)

8:00 pm کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء جلسہ گاہ کی تیاری کے مراحل (نشر مکرر)

10:00 pm کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء (نشر مکرر)

11:00 pm کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء تیسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

ضرورت سٹاف
میٹرک پاس محنتی، ایماندار لیڈیز سٹاف کی ضرورت ہے
برائے رابطہ: مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار روڈ ربوہ: 047-6213944,6214499

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Welcome to:
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480
Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com

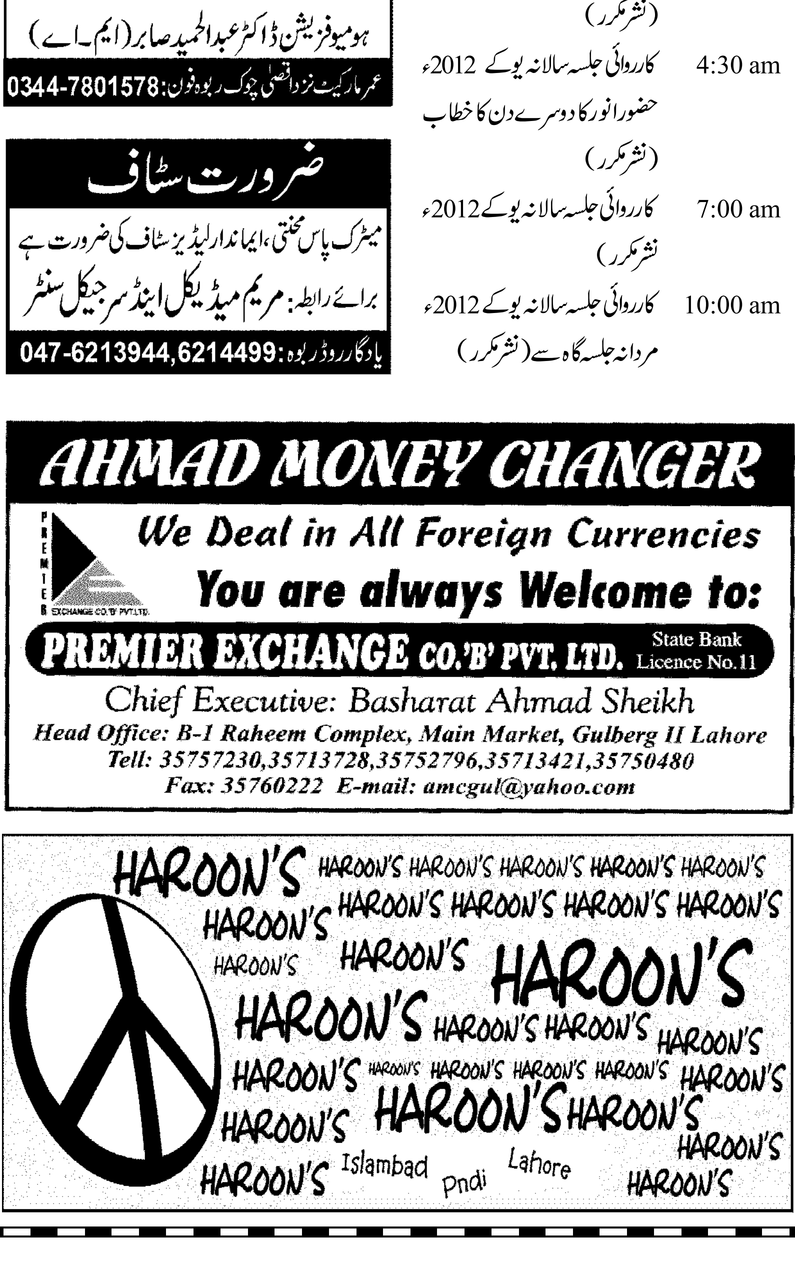

ربوہ میں طلوع وغروب 10 ستمبر

طلوع فجر	4:22
طلوع آفتاب	5:46
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:24

سالانہ نمبر کیلئے اشتہارات

روزنامہ الفضل کا سالانہ نمبر 2012ء خداتعالیٰ کے فضل سے تیاری کے مراحل میں ہے۔ تمام مشتہرین حضرات سے گزارش ہے کہ اپنے اشتہارات 15 اکتوبر 2012ء تک ادارہ الفضل میں بھجوا دیں۔ تاکہ ضروری کارروائی اور تیاری کے بعد اس کو سالانہ نمبر میں شائع کیا جا سکے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
پاکستانی وامپورٹڈ شالیں۔ سکارف، جرسی، سویٹر، مفلر، رول، تولیہ، بنیان جراب کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
عزیز شال ہاؤس کارنر بھوانہ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
فون: 041-2623495-2604424

ضرورت اساتذہ
الصادق اکیڈمی میں خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔
تعلیمی قابلیت M.A,B.A ہو۔
الصادق اکیڈمی بوائز میں مرد اساتذہ کی ضرورت ہے۔
تعلیمی قابلیت: M.Sc,M.A,B.Sc,B.A ہو۔
خواہشمند احباب وخواتین صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں جمع کروائیں۔
مینیجر الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ
6211637,6214434

FR-10